سوال

(167)سائل نے اپنی زمین ٹھیکے پر دے رکھی تھی   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل صورت میں اسلام کیاہدایت دیتا ہے وضاحت فرمایئں ؟سائل نے اپنی زمین ٹھیہ پر دے رکھی تھی اوراس کی میعاد سن 1973 میں ختم ہوناتھی لیکن چند وجوہات کی بنا پر سائل نے زمین فروخت کرنا چاہی توایک آدمی نے اڑھائی ہزارروپیہ ایکڑزمین خریدنے کی پیش کش کی اورسائلل نے اس سے بیعانہ لے کرزمین کی جسٹری کی تاریخ طے کرلی۔لیکن ایک آدمی جوکہ بڑی معیشت کا مالک تھا اس نے زمین خریدنے والے کودبائو کے زریعے سودے سے منحرف کردیااوربندہ کیمجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہی زمین دوہزارروپے کلہ میں خریدلی اورپھر چارسال قبل ازمیعادزبردستی مین کا قبضہ لے لیااورسائل کی زمین کی رقم سے ایک ہزارروپیہ غبن کرلیا۔اس تحریر کیروشنی میں اسلام کی روسے فتویٰ عائد کریں کہ آیایہ بیع جائزہے یانہیں اوراگرجائزتھی توکیونکر؟(المستفتی خدابخش لائل پوری)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں جس دوسرے مشتری کا زمکرہے ان کا طریقہ عمل شریعت کے خلاف ہے۔کیونکہ مالک زمین کا اپنی زمین کوایک آدمی کے نام روخت کرنے کے بعد دوسرے آدمی کی یہ دخل اندازی قرآن واحدیث کے خلاف ہے۔اوردوسرے آدمی کا قبضہ مالک کی اجازت کے بغیرناجائزہے۔مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مال پر بغیر رضامندی کے قبضہ کرنا قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے اور ظلم ہے اس شخص کوچاہیے کہ اس زمین کوواپس کردیں یامالک کواورپہلے خریدارکوراضی کریں۔(الراقم ابوالبرکات احمد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ 4ربیع الاول سن 1393ھ)(العبد حافظ محمد گوندلوی 1393ربیع الاول)

حدیث ہذاالبیع لایجوزلقول رسول اللہ صلی اللہعلیہ وسلم لا یبع بعضکمعلی بیع بعض وفی روایة علی بیع اخیہالااذاکان بکر شریکالزیدوارادان یشفع فلہ ذلک (واللہ اعلم علی مشرف العمري)

یعنی یہ بیع جائزنہیں ہے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!کہ تم میں سے کوئی کسی کے اورایک روایت میں اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے۔(علی مشرف التمری)(اخبار الاعتصام جلد2شمارہ38)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد14ص150